اُسامہ کی یاد میں

اُن کی منہجی ہدایات کا مجموعہ، نثر و نظم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انصار اللہ اردو

پیش کرتا ہے

الملاحم میڈیا کی پیشکش:: کا اردو ترجمہ

اُسامہ کی یاد میں

اُن کی منہجی ہدایات کا مجموعہ، نثر و نظم

مقدمہ

اِس بات کو تقریباً ایک سال بیت چکا ہے کہ جب دنیا نے ایبٹ آباد کے جری معرکے کا مشاہدہ کیا۔ یہ وہ تُند بار لڑائی تھی جس نے ہمارے محترم اور بہادر شیخ، مجاہد، امام اُسامہ بن لادن، رحمہ اللہ کی زندگی کے آخری خوبصورت ابواب کی تصویر نگاری کی۔ اس کا آخری باب عظیم ترین تھا کہ جب شیخ (بندوق کا) ٹریگر دباتے ہوئے شہید ہوئے۔

اُن کے دشمن سمجھے کہ اُنہوں نے شیخ کو نیچا دکھالیا مگر یہ حقیقت اُن سے اوجھل رہ گئی کہ اصل میں تو اُنہوں نے شیخ کو وہ چیز فراہم کر دی جِس چیز کے وہ خود خواہشمند تھے، وہ چیز کہ جس کے گزشتہ تین دہائیوں سے شیخ متلاشی تھے، **شہادت!**

جی ہاں! شیخ اُسامہ اِس حقیقت کو جانتے ہوئے کہ اُنہوں نے سدا زندہ نہیں رہنا، وہ شہید ہو گئے، لیکن تبدیلی کے لیے پیش قدمی کی جو بنیاد اُنہوں نے ڈالی تھی، اُس کا خاتمہ نہیں ہوا۔

اُن کی صدا، اُن کی پُکار، اور اُن کے الفاظ ابھی بھی زندہ اور جاوداں ہیں۔ اِس انمول مجموعے میں ہم شیخ کی کچھ ہدایات اور اقوال قلمبند کریں گے جو اُن کی زندگی کے ایام میں نشر ہوئے تھے۔ ہم نے فخریہ طور پر اِن کا ترجمہ کیا ہے تا کہ اِن سے فائدہ اُٹھایا جا سکے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ اُن لوگوں کے لئے چشم کشا دستاویز ہو گی جو ابھی تک مجاہدین کے مقاصد سے آشنا نہیں ہیں۔

الملاحم میڈیا

1433 | بہار 2012

"وہ ہماری اراضی کو پامال کرتے ہیں، اُن پر قبضہ جماتے ہیں اور مسلمانوں کی املاک کو لوٹتے ہیں؛ لیکن
جب ہم اُن کا سامنا مزاحمت کے ساتھ کرتے ہیں تو وہ اُسے دہشت گردی کا نام دیتے ہیں۔"

دہشت گردی کی روک تھام

کفار کی دہشت گردی کو روکنے کا ذریعہ جہاد فی سبیل اللہ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

{فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا} [النساء : 84]

"پس تم اللہ کی راہ میں لڑو، تم اپنے سوا کسی کے ذمہ دار نہیں اور مؤمنوں کو بھی ترغیب دو۔ قریب ہے کہ اللہ کافروں کی لڑائی کو بند کردے اور اللہ لڑائی کے اعتبار سے بہت سخت ہے اور سزا کے لحاظ سے بھی بہت سخت ہے۔"

سب سے پہلے میں آپ کو ایک خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے ہماری اُمّت کے پاس آج بے پایاں قابلیتیں ہیں جو فلسطین کو بچانے اور ساتھ ہی ساتھ دیگر مسلم اراضی کو بچانے کے لئے کافی ہیں۔ تاہم یہ قابلیتیں بندشوں کا شکار ہیں لہٰذا اِن کو آزاد کرانے کی جہت میں جدوجہد ہونی چاہیے۔ اُمّت سے فتح کا وعدہ کیا گیا ہے، لیکن اگر فتح میں تاخیر ہے تو وہ ہمارے گناہوں کی وجہ سے اور اللہ کی راہ میں مدد کرنے سے پہلو تہی کرنے کی وجہ سے ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ} [محمد : 7]

"اے اہل ایمان! اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔"

اُمّت سے یہود پر فتح کا وعدہ بھی کیا گیا ہے، جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں خبر دی جب اُنہوں نے فرمایا کہ:

"لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ، فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ، فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ، إِلَّا الْغَرْقَدَ، فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ" [رواہ المسلم]

"قیامت اُس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک مسلمان یہود کے خلاف نہ لڑیں گے اور مسلمان اُن کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی اپنے آپ کو کسی پتھر یا درخت کی اوٹ میں چھپائے گا تو وہ پتھر یا درخت کہے گا: 'اے مسلمان، اے اللہ کے بندے، میری اوٹ میں ایک یہودی چھپا ہوا ہے، آؤ اور اسے قتل کرو؛ لیکن غرقد کا درخت ایسا نہیں کرے گا کیونکہ یہ یہود کا درخت ہے۔"

اِس حدیث میں ایک انتباہ بھی ہے کہ دشمن کے خلاف اِس جدوجہد کا ثبات و استقلال صرف قتال اور لڑائی کی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے، نہ کہ اُمّت کی قابلیتوں کو کئی دہائیوں تک معطل کرنے والے دیگر طریقوں سے حاصل ہو سکتا ہے، جیسے کہ جمہوریت کا فریب ہے اور اِس قسم کے اور طریقے ہیں (جو اُمّت کی قابلیتوں کو معطل کرنے کے لئے زیر استعمال ہیں)۔

یہ امر حقیقت، اُمّتِ مسلمہ عظیم ترین انسانی قوت ہے؛ اگر یہ دین اسلام کو اِس کے حقیقی معنوں میں قائم کرے جیسا کہ تاریخ نے تمام گزشتہ صدیوں میں عین اِسی بات کو ثابت کیا ہے۔ یہ اُمّت اُن قوموں سے لڑنے اور اُن کے خلاف مزاحمت کرنے کی اہلیت رکھتی ہے جن (اقوام) کو عظیم ممالک کہا جاتا ہے۔

اے لوگو! امریکی محاذ اور اِس کی افواج کو اپنی نظروں میں سخت اور بالاتر مت دیکھو، کیونکہ ہم نے اللہ کی قسم اُن پر مکرّر ضربیں لگائیں اور وہ بار بار ناکام ہوئے جبکہ دوبدو لڑائی میں وہ بُزدل ترین ہیں۔ امریکی دشمن کے خلاف اپنی مزاحمت اور لڑائی کے ذریعے ہم پر یہ واضح ہو گیا کہ یہ بنیادی طور پر نفسیاتی جنگ پر انحصار کرتا ہے، ایسا اِس لئے ہے کہ یہ وسیع پیمانے پر پروپیگنڈہ ہتھیاروں کی ملکیت رکھتا ہے۔ نیز یہ شدید ہوائی بمباری کا استعمال کرتا ہے اور یہ امر اِن کی کمزوری کے نکات کو ظاہر کرتا ہے جو یہ ہیں: خوف، بُزدلی، اور امریکی فوجی میں لڑائی کرنے کے حوصلے و ہمت کا فقدان...

اسلام کے نوجوانوں کی ایک چھوٹی سی تعداد – باوجودیکہ عالمی متحدہ افواج اُن کی راہ میں حائل تھیں – اِس قابل تھی کہ سُپر پاور کہلانے والی نام نہاد طاقت کے خلاف مزاحمت اور لڑائی کی قابلیت ہونے کے حوالے سے لوگوں پر دلیل قائم کرے؛ کہ وہ اِس قابل ہیں کہ اپنے دین کا دفاع کریں اور اپنی اُمّت کے مقاصد کو اُس سے کہیں بڑھ کر فائدہ پہنچائیں جتنا عالمِ اسلام کے پچاس سے کچھ زیادہ ممالک کی حکومتیں اور عوام نہیں پہنچا سکتے تھے۔ ایسا اِس لئے ہے کہ اُنہوں نے دین کی مدد کرنے کے لئے جہاد کا ذریعہ اختیار کیا۔

"مسلمانوں کے زخم گہرے ہیں، ہر جگہ بہت ہی گہرے ہیں۔ تاہم آج ہمارے گہرے ترین زخم ہمارے مقدس مقامات میں ہیں... بیت العتیق میں... کعبہ مُشرفہ میں، ہمارے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی مسجد میں۔ جب ہم نے قدس میں اپنے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے اسراء و معراج کے سفر کے راستے سے بے وفائی اور لاتعلقی برتی تو صلیبیوں اور یہودیوں نے متحد ہو کر عین ہمارے گھر کے درمیان دار الاسلام پر چڑھائی کر دی۔ ولا حول ولا قوۃ الّا باللہ العلی العظیم۔"

خطبہ عید الفطر

"یہ ہے وہ ابتر صورتحال جس میں آج ہم رہ رہے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کتاب میں حل تلاش کریں اور اُن اسباب اور عوارض کو تلاش کریں جو ہمیں بیت العتیق سے غداری کرنے تک لے گئے۔ جب ہم کتاب اللہ میں تلاش کرتے ہیں اور غور و فکر کرتے ہیں تو یہ بات ہم پر واضح ہو جاتی ہے کہ لڑائی کو ناپسند کرنا اور دنیاوی زندگی کی محبت کہ جس نے ہم میں سے بہت سوں کے دلوں کو جکڑ لیا ہوا ہے، اِن مصائب کا اور اِس ذلت اور پستی کا بنیادی سبب ہیں۔"

خطبہ عید الفطر

"یہود و نصاریٰ کے ساتھ اتحاد کے علاوہ یہ (نام نہاد مسلمان حکمران) ایک ایسے قانون کے ذریعے حکومت کرتے ہیں جو غیر اللہ کا قانون ہے۔ ایسا کرتے ہوئے وہ امریکی دباؤ کے تحت سرِ تسلیم خم کرتے ہیں، جس نے قانون سازی میں اپنے آپ کو اللہ کا شریک بنا رکھا ہے۔ مزید برآں، علاقے کے حکمران بیت العتیق کے رب کی عبادت نہیں کرتے بلکہ بیت الابیض (وائٹ ہاؤس) کے رب کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ اللہ سے وہی پائیں جس کے وہ حقدار ہیں۔ نتیجتاً، ایسے لوگوں کو مومنین گردانا لا الٰہ الا اللہ کے معنی کھو دینے کے برابر ہے۔"

حل الأُمّة الاسلاميّة

"جو کوئی بھی سچ کے ساتھ نمودار ہوتا ہے اُسے جارحیت دکھائی جاتی ہے۔ وہ فرد کہ جسے اُن لوگوں کی جانب سے جارحیت نہیں دکھائی جاتی جو کفار کے ساتھ اتحاد کرنے اور اللہ کی شریعت کے علاوہ قوانین کے ذریعے حکومت کرنے کا ثبوت پیش کر چکے ہیں؛ تو پھر وہ فرد جان لے کہ وہ راہِ راست پر نہیں ہے اور نہ ہی وہ درست منہج پر ہے۔ 'جب کوئی آدمی اس طرح کا پیغام لایا جس طرح کا تم لائے ہو تو اُس سے ضرور دشمنی کی گئی'۔ وہ اہلِ حق سے راضی نہیں ہوتے سوائے اِس صورت کے کہ اہلِ حق اُن کی چاپلوسی کریں۔"

خطبہ عید الفطر

"اے محمد ﷺ کے پیروکارو! یہ تمہارا دن ہے کہ تم محمد ﷺ کے نقشِ قدم پر چلو اور سخت سردی ہو یا گرمی ہر حال میں لا الٰہ الا اللہ کا دفاع کرنے کے لئے نکل کھڑے ہو، بالکل جیسے اُنہوں نے تبوک کے دِن کیا تھا۔ اُنہوں نے کسی کو پیچھے نہ چھوڑا۔ جو لوگ اِس لئے پیچھے بیٹھ رہے ہیں کہ لوگوں کو 'ایمان' سکھائیں تو پھر وہ محمد ﷺ کے منہج کی حقیقت کو نہیں سمجھ پائے۔"

درسِ حدیث کعب رضی اللہ عنہ

آزادی
اندھی تقلید سے

میں خالد کے مشرف بہ اسلام ہونے کی کہانی سنانا چاہتا ہوں تاکہ ہمارے دماغ اندھی تقلید سے آزاد ہوں۔ جب وہ بہت دیر سے اسلام لائے تو اُن سے کہا گیا: 'اے خالد تمہارا دماغ کہاں تھا کہ تم نے نبوت کا نور نہیں دیکھا حالانکہ یہ تمہارے درمیان بیس سال رہا؟!' تو اُنہوں نے کہا: 'ہمارے سامنے ایسے لوگ تھے (یعنی قریش) جن کے عزم کو ہم پہاڑوں جیسا دیکھتے تھے۔' (یعنی وہ اُن سے فریب کھا گئے)۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں کی (اندھی) تقلید کرنے سے اپنے آپ کو آزاد کرانا کتنا ضروری ہے۔ ہمارے وقتوں میں اِن پابندیوں اور رکاوٹوں میں سب سے پہلے حکمران ہیں اور پھر علمائے سوء، محلّاتی وزراء، کرائے کے قلمکار اور اِنہی اصناف کے دیگر افراد جو دروغ حلفی کرتے ہیں (یعنی پیشے کے اعتبار سے سچ کہنے کا حلف اُٹھانے کے بعد بھی جھوٹ بولتے ہیں)۔

جہاں تک حکمرانوں کی بات ہے تو لوگ اُن کی کمزوری اور غداری پر متفق ہیں۔ اِس کے بعد ہم کہتے ہیں: کیا یہ ممکن ہے کہ ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں سے کہے: اپنے ہاتھ کرزئی کے ہاتھوں میں تعاون کی خاطر دو تاکہ اسلام قائم کیا جائے، ظلم کا خاتمہ کیا جائے اور امریکیوں کو اپنے منصوبوں کی تکمیل کی اجازت نہ دی جائے؟! یہ ناممکن ہے اور سمجھ نہ آنے والی بات ہے کیونکہ کرزئی ایک ایجنٹ ہے جسے امریکہ لایا ہے اور مسلمانوں کے خلاف امریکہ کے لئے اُس کی معاونت کا عمل اُن دس نواقضِ اسلام میں سے ایک ہے جو اپنے مرتکب کو ملّت سے خارج کر دیتا ہے۔

وہ کون ہیں جنہوں نے ایک صدی پہلے ریاض کے کرزئی کو مامور کیا اور اُسے اُس وقت لے کر آئے جب وہ کویت میں ایک پناہ گزین تھا، تاکہ وہ اُن کے شانہ بشانہ سلطنتِ عثمانیہ اور اِس کے والی ابن الرشید کے خلاف لڑے؟ یہ صلیبی ہیں اور یہ ابھی تک اپنے ایجنٹوں کی حفاظت کر رہے ہیں۔ چنانچہ ریاض کے کرزئی اور کابل کے کرزئی کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

{فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ} [الحشر: 2] "تو اے (بصیرت کی) آنکھیں رکھنے والو عبرت پکڑو۔"

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

{أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ أُولَئِكُمْ أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ} [القمر: 43]

"(اے اہل عرب) کیا تمہارے کافر اُن (پہلے والے کافر) لوگوں سے بہتر ہیں یا تمہارے لئے (پہلی) کتابوں میں کوئی فارغ خطی لکھ دی گئی ہے؟"

بلاشبہ جو حکمران ہمارے مسائل کو –اور اُن میں اہم ترین مسئلہ فلسطین ہے– اقوامِ متحدہ کے ذریعے یا امریکہ کے احکامات کے ذریعے حل کرنا چاہتے ہیں، جیسا کہ امیر عبد اللہ بن عبد العزیز کی قیادت میں بیروت میں ہوا اور جس پر سارے عرب نے موافقت کی، اور جس میں یہود و امریکیوں کی خوشنودی کے لئے اور مسلمانوں کے خلاف اُن کی حمایت کرتے ہوئے اُس نے شہداء کا خون بیچا اور فلسطین کی زمین بیچی؛ تو اُن حکمرانوں نے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے غداری کی ہے، دین سے خارج ہو گئے ہیں کیونکہ اُنہوں نے اُمّت کے ساتھ دغا بازی کی ہے۔ جہاں تک علمائے سوء، محلّاتی وزراء، کرائے کے قلمکاروں اور ان جیسوں کی بات ہے، تو اُن پر یہ قول لاگو ہوتا ہے: "ہر دور کے لیے ریاست اور آدمی ہوتے ہیں۔" (عربی مقولہ ہے لکل زمن دولۃ ورجال جس کا مطلب ہے کہ ہر دور میں کسی خاص وصف کی ریاست اور اُسی وصف کے آدمی ہوتے ہیں)، پس یہ ریاست کے اُن آدمیوں میں سے ہیں جو سچ کو توڑ موڑ کر پیش کرتے ہیں اور جھوٹی گواہی دیتے ہیں، یہاں تک کہ بلدِ حرام (مکہ مدینہ)، بیت الحرام (کعبہ)، اور شہر الحرام میں بھی، ولا حول ولا قوۃ الّا باللہ۔ نیز یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خائن حکمران ہمارے ولی امر ہیں، ولا حول ولا قوۃ الّا باللہ۔ وہ ایسا ریاست کے ستونوں کو استحکام فراہم کرنے کے لئے کہتے ہیں۔ پس یہ راہِ راست سے بھٹک گئے ہیں لہٰذا اِن سے علیحدگی اختیار کرنا اور اِن سے خبردار رہنا ضروری ہے۔

پس اِس دین کی مدد صرف باتوں سے نہیں ہو گی، اور نہ ہی مال و ثروت جمع کرنے سے۔ یہ دین ہمارے وقت اور مال کے بچے کھچے حصے پر انحصار نہیں کرتا بلکہ یہ تو اللہ کی بڑی بیش قیمت تجارت ہے۔ چنانچہ دعوت الی اللہ کے لئے خالی باتیں کرنے میں اور سرمایۂ جان و متاع پیش کر دینے میں بڑا زبردست فرق ہے۔

"بلاشبہ فلسطین میں تمہارے بھائی بڑی بے قراری کے ساتھ امریکا اور اسرائیل کے نیست و نابود ہونے کے منتظر ہیں، پس اللہ کی زمین وسیع ہے اور اُن کے مفادات ہر جگہ پھیلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اُن کو برباد کرنے لئے تم سے حتی الوسع جو ہو سکتا ہے وہ کھپا دو تاکہ صرف کلمۃ اللہ ہی اونچا رہے۔"

"اِس جنگ میں تم نے جنگی اخلاق و اقدار کا پاس نہیں کیا۔ چنانچہ تمہاری قصداً بمباری کا نشانہ بننے والوں میں بڑی تعداد بچوں اور عورتوں کی ہے حالانکہ تم جانتے ہو کہ ہماری خواتین نہیں لڑتیں۔ اِس کے باوجود تم اُن کو جان بوجھ کر نشانہ بناتے ہو، اور وہ بھی اُن کے تہواروں پر؛ اِس امید کے ساتھ کہ اِس طرح تم مجاہدین کی ہمت پست کر دوگے۔ مگر یہ تمہیں کچھ فائدہ نہ دے گا، پس ہم اللہ کے حکم سے ثابت قدم ہیں اور باذن اللہ العلی العظیم اِس بات پر مصمم ہیں کہ ہم ظالم سے انتقام لینے کا سلسلہ جاری رکھیں گے اور ہم قابض حملہ آوروں کو نکال کر رہیں گے... کہ تم دین، اخلاق، انسانیت اور حیا سے عاری ہو۔"

یورپی عوام کے نام

"ہم مسلمانوں پر ہونے والے ظلم کا امریکی حکومت کو مکمل ذمہ دار سمجھتے ہیں، ہمارے ممالک میں عوام کی مرضی اور ارادے کے خلاف حکومتوں کی مدد کرنے پر بھی (امریکیوں کو ذمہ دار سمجھتے ہیں)، ہم اُن کو اسلام کی علامتوں اور وارثین انبیاء میں سے ایک پر ظلم ڈھانے کا مکمل ذمہ دار سمجھتے ہیں، جو کہ شیخ عمر عبد الرحمن ہیں، اور جو بلند پایہ علماء کے مرتبے میں شمار ہوتے ہیں، کہ اللہ نے اُنہیں حق کہنے کی ہدایت عطا فرمائی ہے، پس اُنہوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین کی قیمت پر خوشامد کی اور نہ اپنا آپ (کسی اور کے سامنے) جھکایا۔"

سی این این کے ساتھ انٹرویو

"کیا لوگوں کو اِس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ ملک پر قبضہ ہو چکا ہے اور یہ امریکی صہیونی کنٹرول کے تحت ہے؟ مختصراً، سرزمینِ وحی اور محمد علیہ الصلاۃ والسلام اور اُن کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سپوتوں کا ملک روم اور یہود کے فجار کے قبضے کے تحت ہے، ولا حول ولا قوۃ الّا باللہ۔ بلاشبہ امریکیوں کے خلاف جہاد ایمان اور توحید کی اساس میں سے ہے۔"

"اِس جدید صلیبی یلغار کے اہم ترین اہداف میں سے یہ ہے کہ تقسیم کے بعد سازگار فضا قائم کی جائے اور علاقے کو تیار کیا جائے تاکہ عظیم تر اسرائیل کے نام سے موسوم ریاست کا قیام عمل میں لایا جا سکے، جو کہ اپنی حدود کے اندر پورے فلسطین، اردن، لبنان، اور سوریا سے ہوتے ہوئے مصر اور عراق کے بڑے حصے، اور سرزمینِ حرمین کے بڑے حصے ضم کیے ہوئے ہو۔ آپ کو کیا معلوم کہ گریٹر اسرائیل کیا ہے؟!... عظیم تر اسرائیل کے قیام کے نتائج میں یہ بھی شامل ہے کہ علاقے کے ممالک یہود کے سامنے سرنگوں ہوں۔ آپ کو کیا معلوم ہے کہ یہود کیا ہیں؟! یہود وہ ہیں جنہوں نے خالق پر افتراء پردازی کی تو پھر آپ کے خیال میں وہ مخلوق کے ساتھ کیا کریں گے؟"

توجیہات منهجیة ۲

اُن کے نام جو اپنی جانیں اللہ کی راہ میں لُٹانے کے لیے ہتھیلیوں پر رکھے ہوئے ہیں

■ ایک قصیدے سے ماخوذ جو شیخ نے پڑھا تھا

خون ہے تمہارا سرخ پُل نصرت کی جہت میں — اور دروازہ ہے عبور کر کے جسے پہنچیں ابد کی زندگانی میں

خون ہے تمہارا طوفانِ عزم و ہمت — اور ہمارے دشمنوں کے لئے بڑھکتی آگ ہے یہ شعلہ فشانی میں

اسی سے ہو انفس اپنے اوہام کی قید سے آزاد — اور اسی سے ہو گی رقم داستانِ آزادی کل کو اقصیٰ کی کہانی میں

کیا تم نے فلسطین سیر اب دے کر خون پاکیزہ ترین — یقیناً بخیلی نہیں کی تم نے ہرگز اور نہ برتی تاخیر اِس خوں فشانی میں

پس اللہ کے لئے بکھر گئے ہر سُو بدن وہاں — جن سے پھوٹی روشنی جیسے اُجالا ہو دِن کی ضوفشانی میں

اے بچّو! تمھی تو ہو اِس کے مردانِ آہن — کہ کتنے ہی کم عمر بڑے ہوتے ہیں عمل میں کارگزاری میں

اے اطفالِ اقصیٰ تمہاری مردانگی اِک حقیقت ہے — جبکہ ہے جعلی پن کتنے ہی مردوں کی مردانگی میں

تمہارے پتھروں نے ہلا کر رکھ دیے کتنے ہی عرش — اور وہ حقائق کر دیے ہم پر عیاں جو وگرنہ رہ جاتے او جھل پردہ داری میں

اے ساتھیو اِس راہ کے، اے آزادی پانے والو — اِس ارض و دنیا سے رختِ سفر باندھنے والو جو چلے ہو راہِ تکبیر میں

تم آئے ہو جبکہ در پیش ہے مسلمانوں کو امرِ زیاں — اور حکمراں اُن کا ہو رہا ہے نصرانی اپنے مذہب و دین میں

نصب ہے صلیب اپنے حجم و ضخم کے ساتھ اُس کے سینے پہ — اور کرتا ہے لوگوں پر ظلم ببانگِ دہل اپنی حکمرانی میں

تم آئے ہو جبکہ تہی دامن ہیں ہم درج تاریخ کرنے سے وہر شے سے — اور حالات ہیں ہمارے گڈمڈ، ڈھلے ہیں الجھنوں کی کہانی میں

سو یہ ہے ملک میرا جو کھلا ہے نصرانیوں کے لئے — اور ذہن سپوتوں کے ہمارے لگے ہیں یہود کی خدمت و غلامی میں

پہچانیں ہماری، وطن ہمارے اور ہر شے ہماری — ہمارے عنواں، ہمارے نام، بہہ گیا ہے سب کچھ ہی تغیر کی بادِ ناگہانی میں

مسجدِ اقصیٰ سے کہ بابرکت ہیں جس کے گرد و نواح — کعبہ مُشرفہ تک جو ہے برتر کبریائی میں

مسجدِ اقصیٰ سے ہر ایک مسجد تک — کفر کی افواج کا ہے راج اوامر میں نواہی میں

جو ہیں اِن سب حکومتوں میں تو پھر اُن کا کام ہے کیا آخر؟ — اور اُن کے حکمراں ہیں، کہ ہیں ساکن مقامِ کفر و خرابی میں

پس تم نے کیا بیدار تاریخ کو عالمِ مدہوشی سے اس کے — تو یہ ہو گئی پھر سے تازہ اپنی مجد و عظمت کی یادوں میں، اپنے ماضی کی کہانی میں

سو یہ ٹھہر اصلاح الدین اُٹھائے تلوار اپنی
ٹپک جِس سے رہا ہے کفر کا خون بہتی روانی میں
پس لوٹ آیا ہمارے لئے حطین بھی بعد اپنی فراقت کے
اور لوٹ آئے بدر و خیبر بھی ہمارے ذہنوں میں اپنی بھرپور کہانی میں
اور دہک اُٹھا اِس اُمّتِ اسلام کا ضمیر
بر سرِ کشمکشِ انقلاب و انتقام، اب ہے یہ ہلچل و ہیجانی میں
اور تمہارے برادرانِ مشرق نے کس لی ہیں زینیں اپنے گھوڑوں کی
اور ہے تیار کا بل اور کمر باندھے ہیں اہلِ شرف و عزت مستعدی میں
اور ہیں پھوٹ پڑے نجد میں نوجواں جنگجو
اور ہوئے طلوع، باندھی کمر، اور کی برپا تباہی اُنہوں نے عدن کی زمیں میں
یہ تباہکار سفینہ کہ ہوں اہلِ خشم و طاقت بھی لرزیدہ جِس کی قوت سے
جِس کی ہیبت ہو دوچند گرچہ ڈالے ہو لنگر یا ہو اپنی موجوں کی روانی میں
طغیانیِ سمندر کا سینہ چیر کر بنائے راہ اپنی
بہ فخر و افتخار اپنی بھرپور قابلیت، قوت و استواری میں
ہے برق رفتاری و جانفشانی سے گامزن موت کی جانب
چھپائے خود کو فریب کی دبیز چادر میں رازداری میں
رُخ اِس کا ایک کشتی کی جانب جسے ٹکرائے موج تو چھپ جائے
کبھی ہو موج کے ساتھ اور پھر ہو جائے نمایاں نہ رہے پردہ داری میں
سبک امواج چھیڑیں اسے باوجود اپنی لطافت کے
اور کر دے اِسے خبردار وہر اساں ذرا ہلکا سا چکر بھی پانی میں
پس ہوئے جب دوبدو فریقین تو جماعتِ محمد سے
دو شہیدوں نے لیا اللہ کا نام، کر دی یورش، اور پکارا کہ اللہ ہے برتر کبریائی میں
اور کفار کی جماعت کا لشکر کہ قیادت تھی جِس کی
صلیبی طرز کا کینہ رکھنے والے قیصر کے دستِ نصرانی میں
چلی جنگ کی چکی جو نہ تھی ماسوا اِس کے
کہ چند لحظات دہشت کے، بلکہ لحظوں سے بھی تھوڑا وقت لگا کاروائی میں
اور تھا حاصل شدہ فتح و نصرت کے ساتھ اِک وقت موعود و معین
جو مقدم ہوا نہ مؤخر ہرگز اپنی پاسداری میں
پس کفر کے سر کٹ کے اُڑ گئے ہر سمت کی جانب
اور بکھر گئیں اُس کے اعضاء کی دھجیاں گرد و جوانب چند ثوانی میں (ثوانی یعنی لمحات)
گر کر لیتیں نگاہیں تمہاری نظارہ اک جھلک بھی اُس منظر کا
تو ہو جاتیں اِس سے ٹھنڈی اور نہال ہو جاتے دِل شادمانی میں
ہمارے اِن ساتھیوں سے ملتا جلتا، کیا سنا تاریخ نے کوئی تذکرہ پہلے؟
اور کیا اِس کی آنکھوں نے دیکھا کچھ بھی ایسا یا آئندہ دیکھے گی کسی کہانی میں؟
تم کھڑے ہوئے وہاں جہاں کسی کی بھی موت تھی یقینی
اور ڈھا دیے فریب سارے، فریب تو ریزہ ہو کر چلے جاتے ہیں ویرانی میں
ٹھنڈے کر دیے تم نے سینے مؤمنوں کے اور اُس اُمّت کے
بنائی جاتی ہے جو اسیر در پر کفر کی اور ڈبوئی جاتی ہے دریائے خوں کی طغیانی میں
تم نے چھو لیں ہماری امیدیں تو وہ بن گئیں حقیقتیں
اور امیدیں کہ جیسی ہیں ہماری، ہیں نایاب اور گراں قیمت و قدردانی میں
تم نے کیا سربلند دین اللہ کے لئے ارفع ترین پرچم
تمہارا شعار ہے توحید اور اللہ سب سے برتر ہے کبریائی میں
جو درد مند دکھ سے ہے پُرنم اُسے کہتے ہیں ہم
رہو قائم گریہ زاری پر اور رہے آنکھ ڈوبی بہتے اشکوں میں آنسوؤں کے پانی میں
اِن اشکوں کا ہے زیادہ حقدار جو رہا ہے عمر بھر
جامِ ذلت کے نشے میں مست جاگتا سوتا بے عزتی و سبک حالی میں
حواشیِ احداث پر یوں بِتائی زندگی اپنی اُنہوں نے
کہ جیسے نہ ہو کوئی بھی خیر اور نہ ہی کچھ منکر کی طرفداری میں
اور جو چمٹ گئے زمیں سے اور سر خم کر دیا اِس کے یہاں
ہیں وہ قابلِ افسوس سب سے پہلے، سب سے بڑھ کر، اپنے وصف کی زبوں حالی میں
جو زندہ ہیں اُن میں کچھ ایسے ہیں جیسے قبروں میں پڑے ہوں مردے
اور کچھ مرنے والے ایسے ہیں جیسے زندہ و مشغولِ تکبیر، حیاتِ جاودانی میں
جاہل سمجھتے ہیں کہ تم مر چکے جبکہ
کشتیاں تمہاری ہیں رواں راہِ خدا میں، کبھی ڈالے لنگر کبھی بہتی روانی میں
یہی کافی ہے تمہارے ذکر میں کہ جتنی ہیں عظمتیں اور رفعتیں
ہو جائے اُن سب کا ذکر تازہ ہر ایک تذکرے تمہارے ہر اِک کہانی میں
رفقاء تمہارے، بعد میں آنے والے، اُن کے لئے
پڑیں نرم برچھیاں نہ تلواریں اور نہ آئے خنجر ڈھیل میں کومل مزاجی میں
کود پڑتے ہیں بحرِ موت میں اور ڈرتے نہیں ذرا
اور جو نہ ڈرے موت سے تو پھر اور کیا شے بھلا کر سکے مبتلا اُس کو خوفزدگی میں

مارتے اپنے دشمنوں کو ہیں طیش و تپش کی موت ہر گھڑی بہ استمرار میں
اور بدتر ہے سب سے موت وہ جو آتی رہے ہر ساعت و آن سلسلۂ دوامی
راستہ اُن کا کٹھن اور چلنا دشوار ہے اُس پر
اِس میں ہوں قربانیاں اور نتائج مابعد بھی ہوں فراوانی میں
راستہ اُن کا وہ جو پہنچے دو بھلائیوں میں سے کسی ایک تک
راستہ اُن کا فتح اور نصرت، مدد بھرپور ہو شامل جِس کامرانی میں
یا پھر موت جو دین و دنیا اور حمیت و حرمت کے دفاع میں ہو
اور بخشا ہوا ہے وہ جو دے دے جان نیکیوں کی سعی و کارگزاری میں

اہلیانِ فلسطین نے جامِ غم کا لیا گھونٹ
اور نہیں آ رہا زخمِ حجاز بھرنے میں
کیا تم رہو گے بیٹھے جبکہ ہیں حکمران لاتعلق دفاعِ حمیت سے و حرمت سے
اور بڑے اُن کے لگے ہیں کفر کی مدد و چاکری کرنے میں
کیا تم رہو گے بیٹھے جبکہ تاجر دے نہیں رہے زکوۃ
کہ ہو تیار لشکر جو ہو زرخیز جری جانباز دلیروں میں
کیا تم رہو گے بیٹھے جبکہ بہادر صفوں کو بھرنے سے ہیں قاصر
اور ہیں معذور قدس کو اغیار کے ہاتھوں سے آزادی دلانے میں
کیا تم رہو گے بیٹھے جبکہ جوانوں نے اپنے زخموں کا نہیں کیا علاج
اور نہ ڈھانپی ہیں بچوں کی لاشیں اور نہ اُن کو ہے باندھا کفن میں
تو کہاں ہیں ابنائے اسلام جبکہ بھڑکی آگ جنگ و جدل کی
کیا وہ کہہ کے لبیک رب کو اُتر آئیں گے رزمِ حق و باطل میں
اور نہیں ہیں ابنائے اسلام ماسوا اہلِ عزت و نجابت کے
جن کی غیابت میں مصیبتیں لے آئی ہیں اُمّت کو خستہ حالت میں
باوجود زخموں کے اپنے یقین اُن کا بڑھتا ہی جاتا ہے
کہ رفعتیں خلافت کی پھر سے لوٹ آئیں گی منظر میں
اور وہ ہیں پُر یقین کہ سب کے سب خائنین
بکھر جائیں گے آخر کار بن کے غبار جہادی راہوں میں
اور اُٹھائی ہے قسم اُنہوں نے اللہ کی کہ جہاد اُن کا رہے گا برقرار
گرچہ سامنا ہو قیصر و کسریٰ کی للکار کا معرکہ آرائی میں

کیا آپ الطائفہ المنصورہ میں سے ہیں؟

بلاشبہ آج ایمان کے بعد اہم ترین فریضہ حملہ آور دشمن سے قتال کرنا اور اُسے دور کرنا ہے۔ شیخ الاسلام (ابن تیمیہ) رحمہ اللہ نے فرمایا:

’’وَأَمَّا دَفْعُ الْعَدُوِّ الصَّائِلِ الَّذِي يُفْسِدُ الدِّينَ وَالدُّنْيَا لَا شَيْءَ أَوْجَبَ بَعْدَ الْإِيمَانِ مِنْ دَفْعِهِ فَلَا يُشْتَرَطُ لَهُ شَرْطٌ.‘‘ [الفتاوی الکبری 4/608 سے ملحق الاختیارات العلمیۃ]

’’جہاں تک دین و دنیا میں فساد مچانے والے حملہ آور دشمن کو دفع کرنے کی بات ہے تو ایمان کے بعد کوئی بھی چیز اِسے دفع کرنے سے زیادہ واجب نہیں، اور اِس ضمن میں کوئی بھی شرط لاگو نہیں ہوتی۔‘‘

پس آج جہاد پوری اُمّت پر فرض ہے اور اُمّت اُس وقت تک گناہ کی مرتکب رہے گی جب تک یہ اپنے بیٹوں، اموال، اور صلاحیتوں میں سے کم از کم اُتنا (حصہ) پیش نہ کر دے جتنا ایسا جہاد کرنے کے لئے کافی ہو جائے جو (جہاد) فلسطین اور دیگر جگہوں میں رہنے والے تمام مسلمانوں سے کفار کا ضرر ہٹا دے۔

پس مؤمنوں کو احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کی خاطر جد و جہد کرنی چاہیے، ہر کسی کو حسبِ قدرت۔ صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ.‘‘ [رواہ مسلم]

’’پس جس نے اُن سے ہاتھ سے جہاد کیا تو وہ مؤمن ہے، اور جس نے اُن سے زبان سے جہاد کیا تو وہ مؤمن ہے، اور جس نے اُن سے دل سے جہاد کیا تو وہ مؤمن ہے، اور اِس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔‘‘ [1]

یہ عظیم حدیث سب مؤمنوں کو مخاطبہ کیے ہوئے ہے...

لہٰذا آج اُمّت پر متعین فریضہ ہے کہ عمومی طور پر جہاد کا ساتھ دے جس میں فلسطین اور افغانستان بھی شامل ہیں اور یہ مراکز اہم ترین مراکز ہیں کہ جن پر توجہ مرکوز کی جانی چاہیے، تا کہ امریکیوں کے حلیف یہودیوں کو ہلاکان کیا جائے، اور یہودیوں کے حلیف امریکیوں کو ہلاکان کیا جائے۔ بے شک افغانستان میں امریکہ کی شکست – باذن اللہ – اُس کے اختتام کا آغاز ہو گی، اور باذن اللہ آپ کو ہماری اور ہمارے ساتھ افغان مجاہدین بھائیوں کی جانب سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہمیں بھی آپ کی جانب سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

آج اُمّت ایام اللہ [2] میں شمار ہونے والے دنوں میں سے گزر رہی ہے، اِس وقت ہر گز ہمت نہیں ہارنی چاہیے اور نہ ہی (ظلم و نافرمانی میں) حدیں پار کرنی چاہئیں، اور اِس وقت ہم مسلمانوں کے لشکروں کو کافروں کے لشکروں کے خلاف مجتمع ہو جانا چاہیے۔ اِس وقت ہمیں گناہوں اور کبائر سے توبہ کرنی چاہیے۔ اِسی طرح اِس انتہائی نازک حال کے دوران، جو کہ انتہائی سنجیدگی کا وقت ہے کھیل کود اور مذاق کا نہیں، اُمّت کو یہ بھی چاہیے کہ لہو و لعب اور اسراف و عیش و عشرت کی زندگی کو چھوڑ دے اور جفاکشی و سخت کوشی کا طرزِ زندگی اختیار کرے اور حقیقی زندگی کے لئے کمر کس لے جو کہ قتل و قتال اور لڑائی و معرکہ آرائی کی زندگی ہے۔

میں آپ کے سامنے وہ پیش کرتا ہوں جو شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے ایسے فتنے کے بارے میں کہا تھا جو اُس فتنے سے ملتا جلتا ہے کہ جس سے آج ہم دوچار ہیں، پس فرمایا:

’’واعلموا أصلحكم الله أن النبي قد ثبت عنه من وجوه كثيرة أنه قال؛ ’’لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على

---

[1] مکمل حدیث یوں ہے:

’’مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ، وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ.‘‘

’’اللہ تعالیٰ نے مجھ سے قبل کسی بھی اُمّت میں کوئی بھی ایسا نبی مبعوث نہیں کیا کہ جس کے اپنی اُمّت میں سے حواری اور اصحاب نہ ہوں (یعنی سب کے اپنی اُمّت سے حواری اور اصحاب ہوتے) جو اُس کی سنت کی پیروی کرتے اور اُس کے حکم کی تعمیل کرتے، پھر اُس کے بعد ایسے لوگ آتے جو وہ بات کہتے جس پر عمل نہ کرتے، اور وہ عمل کرتے جس کا اُنہیں حکم نہ ہوتا، پس جِس نے اُن سے ہاتھ سے جہاد کیا تو وہ مؤمن ہے، اور جِس نے اُن سے زبان سے جہاد کیا تو وہ مؤمن ہے، اور جِس نے اُن سے دل سے جہاد کیا تو وہ مؤمن ہے، اور اِس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔‘‘

[2] ایام اللہ وہ دن کہلاتے ہیں جن میں انسان اللہ کی سنتوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے وضاحت و صراحت سے رونما ہوتے دیکھتا ہے، اِن دنوں میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ ظالم سے انتقام لیتے ہیں یا مظلوم کو اُس کا حق دلاتے ہیں یا نیکوکاروں کو جزاء دیتے اور نافرمانوں کو سزا دیتے ہیں، غرضیکہ جو جس چیز کا حقدار ہوتا ہے ویسا معاملہ پاتا ہے۔ یہ مؤمنوں کے لئے ابتلاء و آزمائش کے دن بھی ہوتے ہیں جِن میں اُنہیں خوف، جانوں، اموال و ثمرات میں کمی کی صورت وغیرہ سے آزمایا جاتا ہے، پس صبر شکر اور رضا کا رویہ اختیار کرنے والوں کے لئے خیر اور بھلائی ہوتی ہے۔ مترجم

الحق لا يضرهم من خذلهم ولا من خالفهم إلى قيام الساعة'' [رواه مسلم]،
فهذه الفتنة قد تفرق الناس فيها ثلاث فرق:

الأولى: الطائفة المنصورة وهم المجاهدون لهؤلاء القوم المفسدين.

الثانية: الطائفة المخالفة؛وهم هؤلاء القوم ومن تحيز إليهم من خبالة المنتسبين إلى الإسلام.

الثالثة: والطائفة المخذلة؛وهم القاعدون عن جهادهم وإن كانوا صحيحي الإسلام.

فلينظر الرجل أيكون من الطائفة المنصورة أم من الخاذلة أم من المخالفة؟ فما بقي قسم رابع). إنتهى حديثه رحمه الله.

''اور جان لیجیے -اللہ آپ کی اصلاح فرمائے- کئی اسناد سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری اُمّت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، اُن کو بے یارومددگار چھوڑنے والے اُن کا کوئی نقصان نہ کر سکیں گے اور نہ اُن کی مخالفت کرنے والے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔'' [مسلم نے اسے روایت کیا ہے] پس اِس فتنے (آزمائش) میں لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں:

پہلا گروہ: الطائفہ المنصورہ (کامیاب گروہ)؛ وہ یہ مجاہدین ہیں جو اِن مفسد لوگوں سے جہاد کرتے ہیں۔

دوسرا گروہ: الطائفہ المخالفہ (مخالف گروہ)؛ وہ یہ مفسد لوگ ہیں اور وہ لوگ ہیں جو اسلام سے برائے نام نسبت رکھتے ہوئے ان کا ساتھ دیتے ہیں۔

تیسرا گروہ: الطائفہ المخذلہ (منہ موڑنے والا گروہ)؛ یہ وہ ہیں جو جہاد سے پیچھے بیٹھے رہتے ہیں (اور اپنے حصے کی ذمہ داری ادا نہیں کرتے) چاہے صحیح اسلام پر ہی کیوں نہ قائم ہوں۔

پس انسان غور کرے کہ وہ طائفہ منصورہ سے یا خاذلہ سے یا مخالفہ سے تعلق رکھتا ہے، کہ اِس کے بعد کوئی چوتھی قسم باقی نہیں رہ جاتی۔'' شیخ رحمہ اللہ کی بات یہاں ختم ہوئی۔

شیخ (ابن تیمیہ) رحمہ اللہ یہ بھی فرماتے ہیں:

''حتى والله لو كان السابقون الأولون من المهاجرين والأنصار كأبي بكر وعمر وعثمان وعلي وغيرهم حاضرين في هذا الزمان لكان من أفضل أعمالهم جهاد هؤلاء القوم المجرمين. ولا يفوت مثل هذه الغزاة إلا من خسرت تجارته وسفِه نفسه. وحُرم حظاً عظيماً من الدنيا والآخرة.'' انتهى كلامه [كتاب الجهاد، مجموع الفتاوى لشيخ الإسلام ابن تيمية، ج2/ص58 فما بعدها.]

''یہاں تک کہ اللہ کی قسم اگر مہاجرین و انصار میں سے سابقین اولین، جیسے ابو بکر و عمر و عثمان و علی وغیرہ، آج کے دور میں موجود ہوتے تو اِن مجرم لوگوں سے جہاد اُن کے افضل (اہم) ترین اعمال میں سے ہوتا، اور اِس طرح کے غزوات سے صرف وہی پہلو تہی کر سکتا ہے جس کی تجارت خسارے میں چلی گئی ہو اور جس نے اپنا آپ ضائع کر دیا ہو اور جو دنیا و آخرت میں عظیم حصے سے محروم کر دیا گیا ہو۔'' اُن کا کلام ختم ہوا۔ [کتاب الجہاد، شیخ الاسلام، ج2، ص58 اور مابعد]

پھر میں نوجوانوں کو جہاد میں سرگرم ہونے کی نصیحت کرتا ہوں کہ آج وہ اِس فریضے کی ادائیگی کے لئے سب سے پہلے ذمہ دار ہیں...

جان لو کہ دنیا کے طول و عرض میں امریکیوں اور یہودیوں کو نشانہ بنا کر قتل کرنا عظیم ترین فرائض میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ سے قربت حاصل کرنے کے افضل ترین طریقوں میں سے ہے۔ اور اُنہیں میں یہ نصیحت بھی کرتا ہوں کہ علمائے صادقین اور مخلص باعمل داعیان کی صحبت میں رہیں، اور اُنہیں یہ نصیحت بھی کرتا ہوں کہ اپنی ضرورتوں کو رازداری سے پورا کریں، خاص طور پر جو (ضرورتیں) جہادی عسکری کاروائیوں سے متعلق ہیں۔

میں آپ کو بالعموم اور فلسطین میں اپنے بھائیوں کو بالخصوص یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ یہودیوں اور امریکیوں کو نشانہ بنانے کے لئے آپ کے مجاہد بھائی جہاد کی راہ پر گامزن ہیں...

میں اپنے آپ کو اور اپنے مسلمان بھائیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ چھپ کر اور علانیہ (ہر حال میں) اللہ کا تقویٰ اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ سے کثرت سے دعا اور مناجات کریں کہ وہ ہماری توبہ قبول فرمالے اور ہماری مصیبت کو دور کر دے۔

{رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ} [البقرة: 201]

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔''

جنگوں میں مجھے مرنے دو موت عزت کی
کہ عزت کی موت بہتر ہے زندگی سے میری
شیخ اُسامہ کا شعر

”اللہ کی قسم ہم تمہاری مدد کریں گے

[اہلِ فلسطین کو مخاطب کرتے ہوئے]

چاہے ہمیں گھٹنوں کے بل چلنا پڑے

یا پھر ہم بھی اُس (چیز) کا مزہ چکھ لیں جو

حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

نے چکھی (شہادت)“
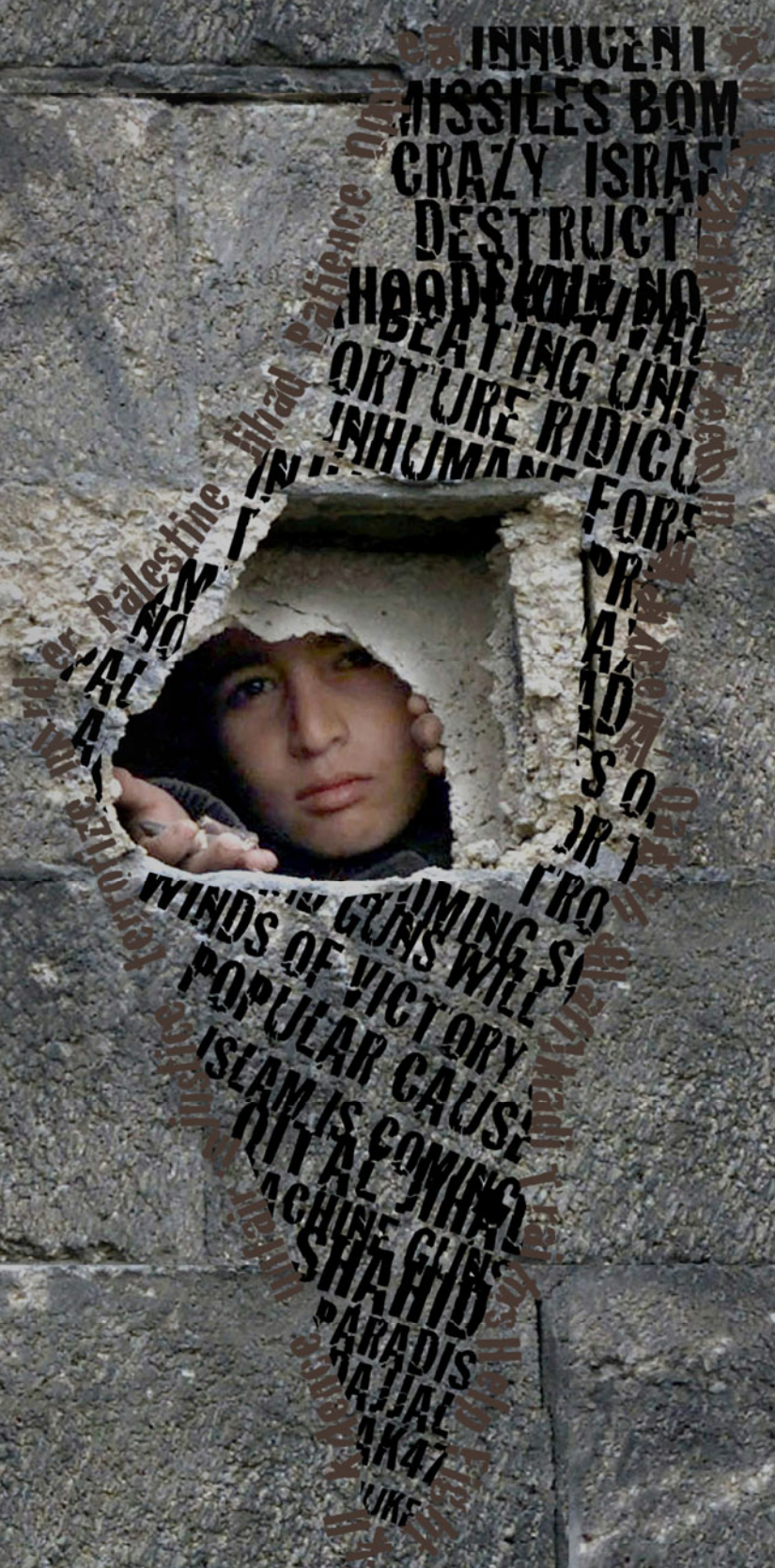
اے اُسامہ فلسطین آپ کے غم میں سوگوار ہے